

66138-کیا فدیہ بطور افطاری اولاد اور بیٹوں کو دیا جاسکتا ہے؟

سوال

میری والدہ روزے نہیں رکھ سکتی، اس لیے میں ان کی طرف سے ہر ماہ رمضان میں فدیہ دیتا ہوں، تو کیا یہ فدیہ اس کی اولاد اور ان کے بیٹوں کو افطاری کی شکل میں دیا جاسکتا ہے؟
یا کہ فدیہ طلباء کی افطاری کے لیے دینا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اول :

بڑھاپے یا دائمی مرض جس سے شفا یابی کی امید نہ ہوگی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے تو وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور جو اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا دیں﴾ البقرۃ (184)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ : یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ وہ بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، کہ وہ اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4505)۔

اور وہ مریض جسے ایسی مرض لاحق ہو جس سے شفا یابی کی امید نہ ہو تو وہ بھی بوڑھے شخص کی طرح ہے جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ (396/4)

۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ فدیہ ہر کسی کو نہیں دیا جاسکتا، بلکہ صرف مسکین کو دیا جائے گا۔

لہذا اگر اس کی اولاد اور یا اولاد
کی اولاد اور مذکورہ طلاب غنی ہیں اور فقراء نہیں تو انہیں کفارہ دینا جائز نہیں
ہے۔

دوم :

اور اولاد یا ان کے بیٹوں کو کفارہ
دینا کے متعلق گزارش ہے کہ اہل علم نے اس مسئلہ میں کفارہ کو زکاۃ کی طرح قرار دیا
ہے، کہ جس کا نفع اس کے ذمہ ہے اسے کفارہ نہیں دیا جاسکتا۔

اور ان جن کا نفع ان پر واجب ہے وہ
اصل اور فرع ہے۔

اصل یہ ہے : ماں باپ اور دادا، دادی۔

اور فرع یہ ہے : بیٹے اور بیٹیا، اور
ان کی اولاد۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

”دادے دادی اور اس سے بھی اوپر
والوں (یعنی آباء اجداد) اور پوتا اور اس سے بھی نیچے والوں کا نفع واجب ہے،
امام شافعی، ثوری اور اصحاب الراے کا یہی کہنا ہے ”انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (374/11)

(

اور اس بنا پر آپ مذکورہ کفارہ اولاد
اور اولاد کی اولاد کو نہیں دے سکتے کیونکہ (آپ کی ماں) پر واجب ہے کہ ان پر خرچ
کرے۔

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں :

”قسم کا کفارہ کسی آزاد مسلمان اور محتاج کو دینے سے ادا ہوگا اگر کسی نے ذمی کافر اور محتاج کو کھانا دیا یا کسی غلام مسلمان غیر محتاج کو تو اس کی قسم کا کفارہ ادا نہیں ہوگا، اور اس کا حکم ایسے ہی جیسے کسی نے کچھ بھی نہ کیا ہو، اور اسے دوبارہ کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور اسی طرح اگر کسی نے ایسے شخص کو کفارہ دے دیا جس کا نفع اس کے ذمہ ہے، اور پھر اسے علم ہوا تو اسے کفارہ دوبارہ دینا ہوگا“ انتہی بانقصر

دیکھیں: کتاب الام للشافعی (68/7)

.)

اور ”اسنی المطالب“ میں ہے:

”مسکین اور فقیر کے بارہ میں یہ ہے کہ وہ زکاۃ لینے کے اہل ہوں، لہذا یہ کافر کو دینے سے ادا نہیں ہوگا.... اور نہ ہی اسے دینے سے جس کا نفع اس کے ذمہ لازم ہے.... کیونکہ کفارہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، لہذا اس میں انہوں نے زکاۃ والی صفات کو معتبر شمار کیا ہے“ انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب (369/3).

لیکن اگر (آپ کی والدہ) مال قلیل ہونے کی بنا پر ان پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی، تو اس کے لیے ان پر خرچ کرنا واجب نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا﴾۔ البقرۃ (286).

تو اس حالت میں آپ کے لیے کفارہ انہیں دینا جائز ہوگا.

صحیح بخاری اور مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں جماع کر لینے والے شخص کو کفارہ کی ادائیگی کے لیے کھجوریں دیں تو اس شخص نے کہا مدینہ میں وہ سب سے زیادہ فقیر اور محتاج ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا:

”جاؤ اپنے گھر والوں کو جا کر کھلا
دو“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح
الباری میں لکھتے ہیں :

”ابن دقین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں : اس قصہ میں مذاہب مختلف ہیں : ایک قول یہ ہے کہ : تنگ دست سے کفارہ کے سقوط پر
دلالت کرتی ہے ، کیونکہ کفارہ نہ تو اپنے آپ اور نہ ہی اہل و عیال کو دیا جاسکتا ہے .

اور جمہور علماء کا کہنا ہے کہ : تنگ

دست سے کفارہ ساقل نہیں ہوگا اور جس شخص کو اس میں تصرف کی اجازت دی گئی تھی وہ
کفارہ میں نہیں . (بلکہ وہ تو صدقہ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص
اور اس کے گھر والوں پر کیا تھا)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : جب وہ

اپنے اہل و عیال کے نان و نفقہ سے تنگ دست تھا تو اس کے لیے کفارہ ان پر صرف کرنا
جائز ہوا ، اور حدیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے .

اور شیخ تقی الدین (شیخ الاسلام ابن

تیمیر) کا کہنا ہے : اس سے بھی زیادہ قوی یہ ہے کہ وہ عطیہ شمار کیا جائے نہ کہ
کفارہ ، بلکہ وہ اس اور اس کے اہل و عیال پر صدقہ ہے ، کیونکہ ان کی حاجت و ضرورت اس
کی متقاضی تھی ” انتہی مختصراً

تو اس سے حاصل یہ ہوا کہ جس کا نفقہ

کفارہ دینے والے پر لازم ہوتا ہو تو وہ اسے کفارہ نہیں دے سکتا ، اور اگر کفارہ دینے
والا خود تنگ دست اور فقیر ہو اور ان پر خرچ کرنے سے قاصر ہو تو بعض اہل علم کا کہنا
ہے کہ اس حالت میں انہیں کفارہ دینا جائز ہے .

اور سوال نمبر (

20278) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ

اللہ تعالیٰ کا فتویٰ نقل ہو چکا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ دار جن پر وہ اپنے فقر اور
قلت مال کی بنا پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا انہیں زکاۃ دینا جائز ہے .

اور میں یہ بھی ہے کہ :

”ان رشتہ داروں کو زکاۃ دینا جو زکاۃ کے اہل ہوں غیر رشتہ دار کو زکاۃ دینے سے افضل ہے، کیونکہ قریبی رشتہ پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی ہے..“

لیکن اگر ان رشتہ داروں کا تعلق ان افراد سے ہو جن کا خرچ اس کے ذمہ لازم ہے تو آپ انہیں زکاۃ دیں جو آپ کے مال کو ان پر خرچ کرنے سے بچائے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر آپ کا مال اتنا نہیں کہ وہ انہیں پورا آتا ہو تو پھر اپنی زکاۃ میں سے انہیں دینے میں کوئی حرج نہیں ”انتہی خلاصہ یہ ہوا کہ :

جب (آپ کی والدہ) مالدار ہے، اور وہ ان پر خرچ کر سکتی ہے تو اس کے لیے انہیں زکاۃ دینی جائز نہیں، اور اگر وہ ان پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو انہیں وہ کفارہ دے سکتی ہے۔
سوم :

اور رہا مسئلہ یہ کہ وہ انہیں بطور افطاری دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ آیت میں مطلقاً ذکر ہے :

﴿أَيُّكَ مَسْكِينٍ كَالْكَافِرِ فِيهِ مِنْ دَعَى﴾.

امید ہے کہ ایسا کرنے سے اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث ہوگا، کیونکہ اس میں روزے دار کی افطاری بھی ہے، لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ روزہ دار مسکین ہو، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے۔

واللہ اعلم.